پٹنہ 21 مارچ، منگل

اردو ڈیجیٹل پیپر

بہار

روزنامہ

کانگریس درپن

ایڈیٹر:
ڈاکٹر سنجئے کمار یادو

سب ایڈیٹر:
پروفیسر غلام اصدق

راہل گاندھی نے لندن میں دیے گئے اپنے بیانات پر وضاحت پیش کی ہے

اس سلسلے میں دعوے کیے جا رہے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ انہوں نے جی-20 کی صدارت پر وزارت خارجہ کی مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ میں اس معاملے پر کھل کر بات کی۔ اس دوران کئی بار بی جے پی ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ راہل گاندھی کی گرما گرم بحث بھی ہوئی۔ بی جے پی ممبران پارلیمنٹ نے راہل گاندھی کا نام لیے بغیر لندن میں دیے گئے بیانات پر سخت تنقید کی۔ اس کے بعد راہل نے بھی اپنا دفاع کیا۔ راہل نے ہندوستان میں دوسرے ممالک کی مداخلت والے مبینہ بیان کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کسی بیرونی ملک سے اس معاملے میں مداخلت کے لیے نہیں کہا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ کسی بھی ملک کو ہمارے ملک کے اندر مداخلت کا حق نہیں ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق میٹنگ کے دوران راہل گاندھی نے لندن میں دیے گئے اپنے بیانات پر وضاحت پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ کہا تھا کہ یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے اور ہم اس کا حل نکالیں گے۔ حالانکہ اس دوران انہوں نے بی جے پی کی مرکزی حکومت کو نشانہ بھی بنایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو واضح ہے کہ ہندوستانی جمہوریت پر حملہ ہو رہا ہے۔ ای ڈی ہی بی آئی جیسے اداروں کو حکومت اپوزیشن کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے ہنڈنبرگ اور اڈانی کے معاملہ پر بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ہنڈنبرگ رپورٹ بھارت پر حملہ نہیں تھا، یہ ایک صنعت کار گوتم اڈانی اور ان کے مالی لین دین کے خلاف تھی۔ اڈانی ہندوستان نہیں ہے۔ راہل جب وضاحت پیش کر رہے تھے تو وزیر خارجہ ایس بے شنکر نے انہیں ٹوکا بھی اور کہا کہ اس میٹنگ میں صرف موضوع پر بات ہونی چاہیے۔

ایڈیٹر کے قلم سے

ہمارے کانگریس کارکنان

!ہم اپنے تمام اضلاع کے صدر، بلاک صدر اور تمام کارکنان سے گزارش کرتے ہیں کہ کانگریس درپن میں اپنے ضلع اور بلاک سطح کی خبریں بھیجیں، جسے ہم ترجیحات کی بنیاد پر جگہ دیتے ہیں۔ یہاں کوئی بھی چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھا جاتا۔ بہار پردیش کانگریس کمیٹی کو ایک طاقتور صدر ملا ہے اور ایسے میں ہم کارکنوں کی جوابدہی ہے کہ کانگریس سے جڑی ہر بات کی اطلاع صدر محترم اور تمام کارکنان تک پہنچائیں۔ کانگریس درپن جو مضبوط ذریعہ ہے۔ آج کے اس ڈیجیٹل دنیا میں کانگریس درپن کی تعمیر، کارکنوں کو مضبوطی حاصل کرنے کی ایک پہل ہے۔ اکبر الٰہ آبادی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

ڈاکٹر سنجئے یادو

ایڈیٹر مع کانگریس کارکن جہان آباد پارلیمانی حلقہ

اتراکھنڈ حکومت کا سال (2023-2024) کا بجٹ ریاست کے لیے بے سمت کرنے والا ہے: راکیش رانا

سال 2023-24 کا بجٹ وزیر خزانہ پریم چند اگروال نے 15 مارچ 2023 کو ودھان سبھا بھرادیسین میں پیش کیا تھا۔

(کانگریس درپن) بجٹ جو پیش کیا گیا وہ 76 ہزار 592 کروڑ 54 لاکھ تھا۔اس بجٹ میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 5.18 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ ریاست کے اندر 8 لاکھ 68 ہزار بے روزگار رجسٹرڈ ہیں۔ سال 2022-23 میں ریاستی حکومت کی جانب سے 121 روزگار میلوں کا انعقاد کیا گیا جس میں کل 2299 لوگوں کو روزگار ملا۔ یہ بجٹ بتاتا ہے کہ ریاست پر قرض کا کتنا بوجھ ہے،اس وقت ریاست کو 6161 کروڑ کا سود ادا کرنا ہے۔ سیاحت پر مبنی ریاست میں سیاحت کے لیے 302 کروڑ کا بجٹ ناکافی ہے۔ اتراکھنڈ ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن کو صرف 63 کروڑ کا بجٹ دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ موجودہ حکومت ریاست میں سیاحت کو ترقی دینے کے لیے کتنی دلچسپی رکھتی ہے۔ مائیگریشن کمیشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اتراکھنڈ میں 6000 گاؤں ایسے ہیں جو سڑکوں کے بغیر ہیں، یعنی 6000 سے زیادہ دیہاتوں میں سڑک نہیں ہے، دوسری طرف مائیگریشن کمیشن کی رپورٹ میں یہ بھی درج ہے۔ ہر 24 گھنٹے میں 230 لوگ پہاڑی علاقوں کی طرف ہجرت کر رہے ہیں، وہ میدانی علاقوں کی طرف ہجرت کر رہے ہیں، اس طرح کہ حکومت کی طرف سے اعلان کردہ تمام سکیموں کا ایسا نہ ہو کہ جب تک وہ زمین پر اتریں، پورا اتراکھنڈ خالی ہو جائے گا۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ریاست کی کل آمدنی 35000 کروڑ سے زیادہ نہیں ہے، یہی بجٹ تقریباً 77000 کروڑ کا ہے، ایسے میں اس بجٹ خسارے کو کیسے پورا کیا جائے گا، یہ اپنے آپ میں ایک سوال ہے۔ دراصل کڑوا سچ یہ ہے کہ ملک میں جی ایس ٹی کے نفاذ کے بعد سے اتراکھنڈ جیسی چھوٹی ریاستوں کو بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ریکوری ہدف کے مطابق نہیں ہو رہی جس کی وجہ سے سرکاری خزانہ خالی ہے۔ ایک طرح سے یہ بجٹ آئندہ انتخابات کے پیش نظر یقیناً پاپولسٹ ہے۔ محکمہ باغبانی میں خود روزگار کے امکانات کا اظہار کیا گیا ہے۔ باغبانی، فلوریکلچر وغیرہ میں 813 کروڑ کا بجٹ رکھا گیا ہے لیکن اگر ریاست کے نوجوانوں کو تربیت نہیں دی جائے گی تو خود روزگار کی راہیں کیسے کھلیں گی، معلوم نہیں۔ نئی کھیتی اور نئی تکنیک کے لیے نوجوانوں کی تربیت بہت ضروری ہے، ورنہ ریاستی حکومت کو بتانا چاہیے کہ روایتی کھیتی سے کتنی آمدنی ہوگی اور یہ کتنی عملی ہے۔ اسی اتراکھنڈ کے سیب کی جس کی ملک اور بیرون ملک بہت مانگ ہے، ایپل مشن کو برائے نام بجٹ دینا اور پولی ہاؤس کو 200 کروڑ کا بجٹ دینا حکومت کی کم نظری کا نتیجہ ہے۔ محکمہ صنعت کو ملنے والے 461 کروڑ کے بجٹ کے سلسلے میں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ صنعت لگانے کے بعد ریاست کے نوجوانوں کو کتنا فائدہ ہوا؟ انہیں کتنا روزگار ملا؟ جو صنعتیں یہاں سرمایہ کاری کر رہی ہیں ان کو ریاستی حکومت کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے اور اس کے بدلے میں ریاست کے نوجوانوں کو کتنا روزگار فراہم کر رہی ہے اس سے فرق پڑتا ہے۔

اگر ریاست کے نوجوانوں کو ان صنعتوں سے روزگار مل رہا ہوتا تو آج ریاست کے نوجوان سڑکوں پر نہ ہوتے۔ محکمہ سیاحت کو 302 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جو رقم فراہم کی گئی ہے وہ زمین پر خرچ کی جائے گی؟ کیا کوئی سروے ہوا تھا جس کی بنیاد پر 60 کروڑ روپے مختص کیے گئے تھے۔ کیا 60 کروڑ میں ریاست بھر میں سڑکوں کے گڑھے بھر جائیں گے؟ تعلیم کو 10459 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں، لیکن سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محکمہ تعلیم کو ریاست کی آمدنی کا سب سے بڑا حصہ دینے کے باوجود افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ریاست میں مسلسل نقل مکانی ہو رہی ہے۔ اچھی یونیورسٹی اور اچھے انسٹی ٹیوٹ کی عدم موجودگی میں پہاڑی علاقوں کے لوگ دہرادون آ رہے ہیں اور دہرادون سے دہلی یا ممبئی کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ بڑا سوال یہ ہے کہ کیا ریاستی حکومت جو ورک فورس ڈیولپمنٹ، مکھیا منتری سور روزگار یوجنا جیسی یہ پرکشش اسکیمیں لا رہی ہے، کیا اس کا کوئی فالو اپ ہوگا، کیا افسران ان اسکیموں کو ڈیلیور کریں گے؟ موٹے اناج کو صرف 20 کروڑ دینا یعنی ملک گیر جوار

اسکیم ہر لحاظ سے ناکافی ہے۔ کوڈا جھنگورا جیسے اناج کو بین الاقوامی سطح پر پہچان دلانے میں کانگریس کا بڑا حصہ ہے۔ موٹے اناج کے لیے نامیاتی کھاد کی ضرورت ہوتی ہے اور پیداوار بہت اچھی ہوجاتی ہے، اس کے لیے کمرشل کھاد، یوریا وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی، ایسے میں ریاستی حکومت کو چاہیے تھا کہ موٹے اناج کی سمت میں مزید بجٹ کا بندوبست کیا جائے تاکہ مقامی فصلوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اسے ہر گاؤں میں فروغ دیا جائے۔ اگر بجٹ کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بجٹ کی فراہمی کافی اچھی ہے، لیکن محکمہ صحت کی تلخ حقیقت یہ ہے کہ قومی صحت مشن NHM جیسے محکمہ صحت کے مہتواکانکشی منصوبے 60 فیصد بھی خرچ نہیں کرپا رہا ہے۔ سال 2022-23 میں ہر سال بجٹ میں ایسا ہی ہوا جو انتہائی افسوسناک ہے۔ گزشتہ بجٹ میں حکومت نے نندا گوڑہ اسکیم کے لیے 500 کروڑ کا پروویژن رکھا تھا جو اس بار گھٹ کر 282 کروڑ کر دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر، ریاستی حکومت کو اپنی کمائی کی صلاحیت میں اضافہ کرنا ہوگا، اگر ایسا نہیں ہوا تو ریاست پر قرض بڑھے گا اور اتراکھنڈ کمزور ہوگا۔ مجموعی طور پر، یہ بجٹ صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ ریاستی حکومت نے ریونیو بڑھانے کی سمت کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا ہے۔ ریاست اتراکھنڈ کا انحصار صرف کان کنی اور ایکسائز سے ہونے والی آمدنی پر ہے۔ چار دھام یاترا جو کہ اتراکھنڈ کی یو ایس پی ہے، میں سہولیات بڑھانے کے لیے صرف 10 کروڑ کی فراہمی کا کیا جواز ہے؟ مجموعی طور پر یہ بجٹ اعداد و شمار کے جال کے سوا کچھ نہیں۔ ریاست مرکزی اسپانسرڈ اسکیموں کی مدد سے چل رہی ہے، اگر انہیں ہٹا دیا جائے تو ریاست کے پاس اپنا کوئی موثر منصوبہ نہیں ہے جس سے اتراکھنڈ ترقی کر سکے۔ جل جیون مشن، دین دیال اپادھیائے آواس یوجنا، پردھان منتری آواس یوجنا، پی ایم جی ایس وائی وغیرہ کی مدد سے ریاست کو بیل گاڑیوں پر ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس بجٹ میں ریاست کی خواتین، نوجوانوں، کسانوں، مزدوروں اور تاجروں کے لیے کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہے۔

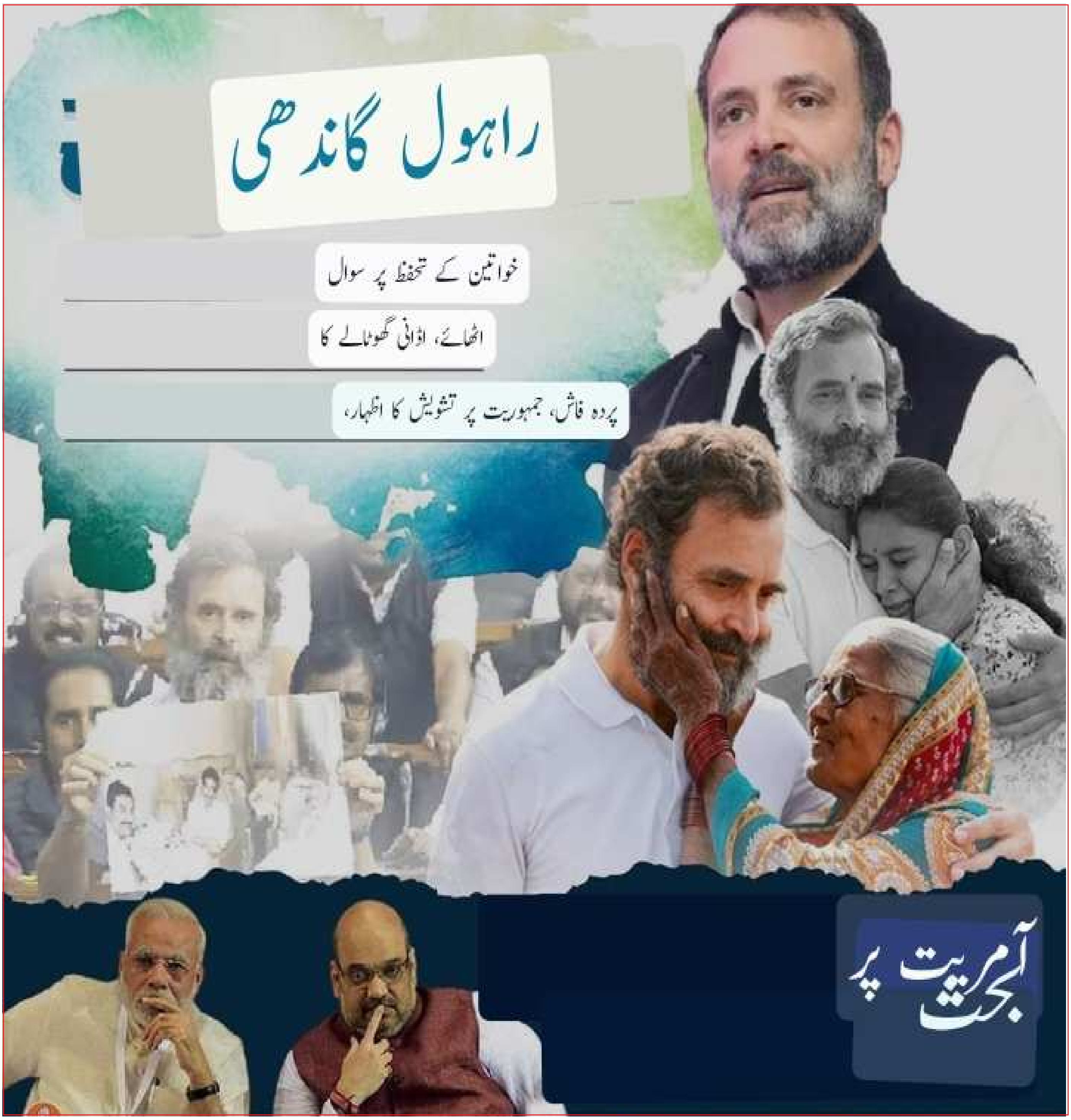

وقت اچھائی کو موڑ دیتا ہے۔ سب کا وقت آتا ہے

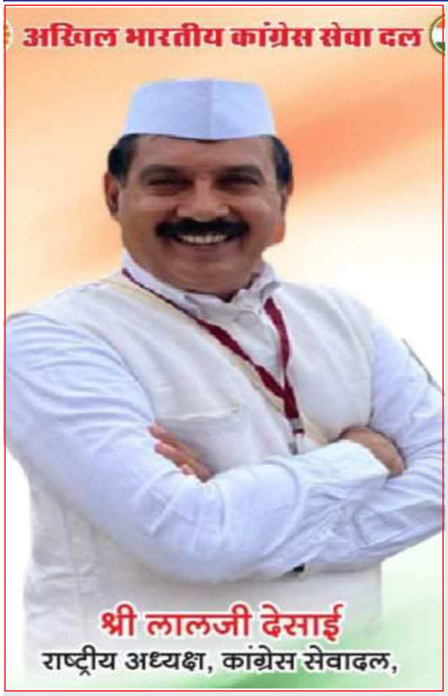

۔کانگریس سیوادل راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سے دو سال پرانی تنظیم ہے۔ لیکن ایک طرف جہاں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ بدلتے وقت کے ساتھ مضبوط ہوتا چلا گیا، وہیں کانگریس سیوادل پس منظر میں چلی گئی۔ اب کانگریس سیوادل ایک بار پھر مرکزی دھارے میں واپس آئے گی اور آر ایس ایس کا مقابلہ کرے گی۔ کانگریس پارٹی مستقبل کی جنگ کے لیے اپنے ہراول دستے کی تیاری میں مصروف ہے۔ کانگریس سیوادل کی ایک بھرپور تاریخ ہے، لیکن بدلتے وقت کے ساتھ، سیوادل کے پاس صرف پارٹی کے پروگراموں میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کی ذمہ داری ہے۔ اب پارٹی اس تنظیم کی شان و شوکت لوٹانے کی مشق میں لگی ہوئی ہے۔ کانگریس سیوادل نظم وضبط اور جذبے کے لیے مشہور ہے۔ سیوا دل کے بانی ڈاکٹر نارائن سباراؤ ہاردیکر اور آر ایس ایس کے بانی کیشو بلیرام ہیڈگیوار ہم جماعت تھے۔ ہاردیکر نے 28 دسمبر 1923 کو ہندوستانی سیوادل کے نام سے سیوا دل کی تشکیل کی۔ جبکہ ہیڈگیوار نے 27 ستمبر 1925 کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی بنیاد رکھی۔ سیوا دل نے جدوجہد آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کا نام 7 مارچ 1947 کو ہندوستانی سیوادل سے بدل کر کانگریس سیوادل رکھ دیا گیا۔ پنڈت جواہرلال نہرو اس کے پہلے صدر تھے۔ اسے مہاتما گاندھی، جواہرلال نہرو اور سردار پٹیل کے خوابوں کی تنظیم کہا جاتا ہے۔ کانگریس سیوادل کے مقاصد”کانگریس سیوادل کا بنیادی مقصد تنظیم کو مضبوط کرنا ہے۔ تاکہ سیوادل ریاستی حکومت کو نچلی سطح سے لے کر ریاستی سطح تک مضبوط کر سکے۔ کیونکہ سیوا دل کے بانی ڈاکٹر این۔ ایس۔ ہرڈیکر جی نے کہا۔ جب تک اور جب تک سیوا دل مضبوط نہیں ہوتی، ہم ایک خوبصورت سنہری مستقبل کا تصور نہیں کر سکتے۔ اس لیے سیوا دل کو ہر طرح سے بااختیار بنانا ہوگا۔ دیہی علاقوں میں ہمیں کارکنوں کے ساتھ مل کر چلنا ہوگا۔ عوامی مفاد میں کام کرتے ہوئے گاؤں والوں کے چھوٹے چھوٹے مسائل کو حل کرنا اور انہیں حکومت کی تمام اسکیموں سے واقف کرانا۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ہم سے اور ہماری کانگریس پارٹی سے جڑیں۔ گاؤں والوں کے مفاد میں کام کرکے، اپنے اور اپنی کانگریس پارٹی پر ان کا اعتماد بڑھانا۔ عوام کے دلوں میں پوری لگن کے ساتھ کانگریس پارٹی کے لیے جگہ بنانا، لوگوں کے دلوں میں تجسس پیدا کرنا۔ ہماری پارٹی آگے بڑھے گی اور سب کی حمایت، تعاون اور آشیرواد حاصل کرے گی۔ ہر ہندوستانی کو سیوادل میں شامل ہونا چاہئے، یہ ملک اور سماج کی ترقی کے لئے عام لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ ہماری کانگریس پارٹی آگے بڑھے گی۔

کیونکہ سیوادل کسی بھی ذات، مذہب، فرقہ کے ساتھ امتیاز نہیں کرتا ہے۔ رام کمار آزاد، سیوا دل” جمال پور، مونگیر، بہار

राजस्थान
बेहतर कल के लिए
प्रकृति का संरक्षण
प्रदेश में संरक्षित वन क्षेत्र बढ़कर हुआ 3.92%
2023-24 में होगा 80 हजार हेक्टेयर क्षेत्र में वृक्षारोपण
ट्री आउट साइड फोरेस्ट इन राजस्थान योजना के तहत 5 करोड़ पौधों का होगा वितरण
राज्य में 15 स्थानों को किया गया इकोसेंसेटिव जोन घोषित
सेवा ही कर्म,
सेवा ही धर्म
Indian National Congress
@INCIndia
www.inc.in

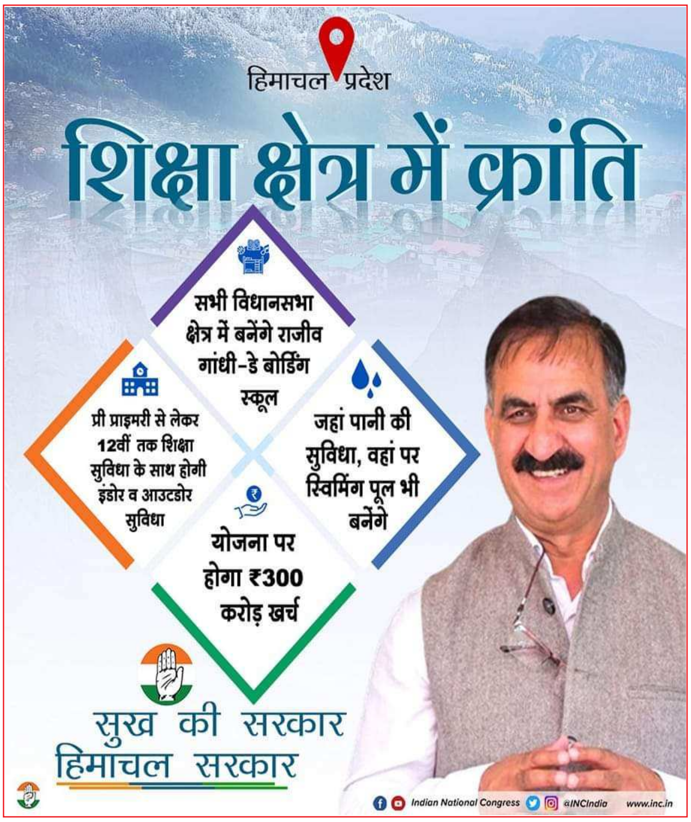

हिमाचल प्रदेश
शिक्षा क्षेत्र में क्रांति
सभी विधानसभा क्षेत्र में बनेंगे राजीव गांधी-डे बोर्डिंग स्कूल
प्री प्राइमरी से लेकर 12वीं तक शिक्षा सुविधा के साथ होगी इंडोर व आउटडोर सुविधा
जहां पानी की सुविधा, वहां पर स्विमिंग पूल भी बनेंगे
योजना पर होगा ₹300 करोड़ खर्च
सुख की सरकार
हिमाचल सरकार
Indian National Congress
@INCIndia
www.inc.in

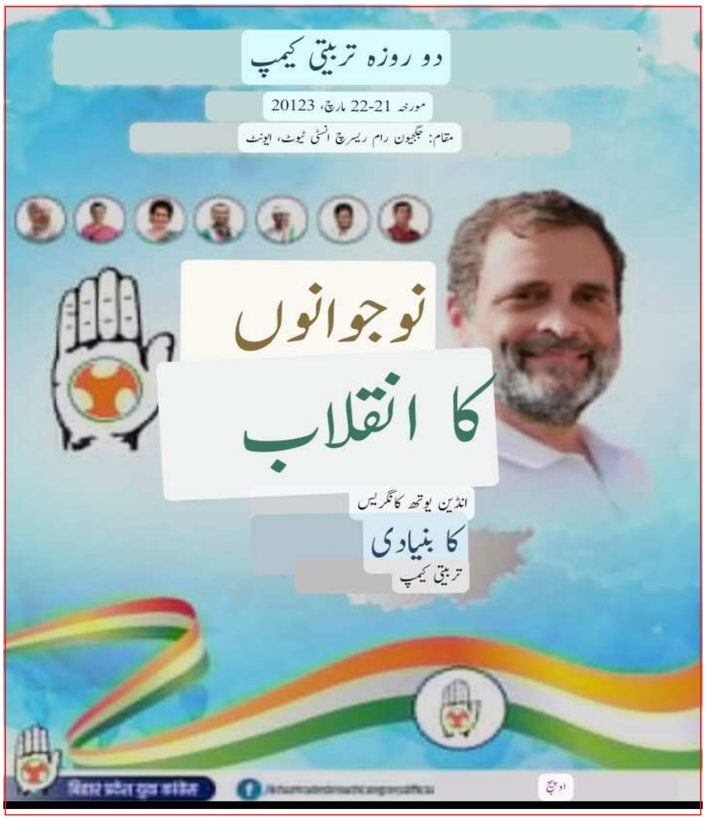

دو روزہ تربیتی کیمپ
مورخہ 21-22 مارچ، 20123
مقام: جگجیون رام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ایونٹ
نوجوانوں
کا انقلاب
انڈین یوتھ کانگریس
کا بنیادی
تربیتی کیمپ

کرناٹک میں 40 فیصد کمیشن والی حکومت: ملک میں صرف اڈانی کی حکومت نہیں ہے: راہل گاندھی

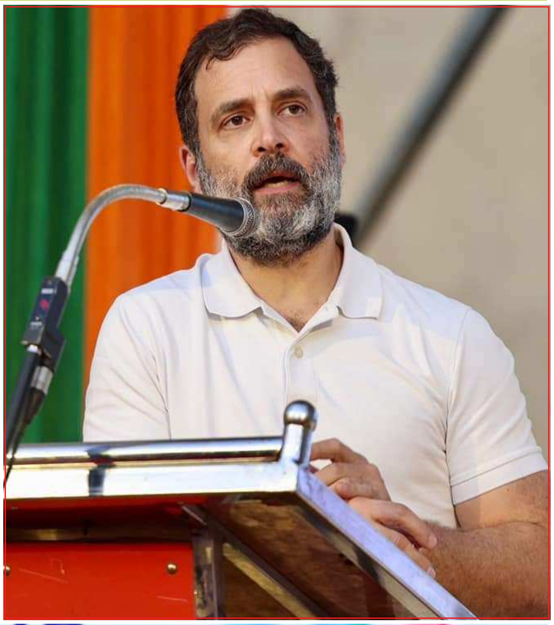

حکومت آنے پر ہر گریجویٹ کو 3 ہزار روپے ماہانہ دیں گے۔ راہل گاندھی نے پیر کو بیلگاوی، کرناٹک میں کہا - کرناٹک حکومت ملک کی سب سے بدعنوان حکومت ہے، اگر آپ کچھ بھی کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو 40 فیصد کمیشن دینا ہوگا۔ یہ ملک کسی کا نہیں ہے، یہ اڈانی کا نہیں ہے۔ ملک غریبوں اور کسانوں کا ہے۔راہل گاندھی نے یہاں کانگریس کے یووا کرانتی سماگم کا افتتاح کیا۔اس موقع پر ایک انتخابی ریلی میں راہل نے کہا -حکومت آنے پر ایس سی ریزرویشن 15 سے بڑھا کر 17 فیصد کردیا جائے گا۔ایس ٹی ریزرویشن کو 3 سے بڑھا کر 7 فیصد کیا جائے گا اور ہر گریجویٹ کو تین سال تک ہر ماہ 3 ہزار روپے دیئے جائیں گے۔ بتادیں کہ کرناٹک اسمبلی انتخابات مئی میں ہونے والے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا-

جب میں بھارت جوڑو یاترا کے دوران یہاں سے گزر رہا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ کرناٹک کی حکومت نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس ریاست میں نوجوانوں کو روزگار نہیں مل سکتا، چاہے وہ کوئی بھی ڈگری لے لیں، کرناٹک کی حکومت نوجوانوں کو کرناٹک میں روزگار فراہم کرنے کے قابل نہیں ہے۔ یہاں کوئی کام کمیشن کے بغیر نہیں ہوتا۔ کنٹریکٹر ایسوسی ایشن اور اسکول انتظامیہ نے وزیر اعظم کو خط لکھ کر حکومت کی جانب سے 40 فیصد کمیشن لینے کی شکایت کی تھی لیکن وزیر اعظم نے ان کے خط کا جواب تک نہیں دیا۔ یہاں ایم ایل اے کا بیٹا کرپشن میں پکڑا جاتا ہے، لیکن حکومت اسے تحفظ دیتی ہے۔ کرپشن کا پورا فائدہ 2-3 لوگوں کو ملتا ہے۔ کرناٹک اسمبلی انتخابات اکیلے لڑے گی کانگریس کرناٹک اسمبلی انتخابات کے سلسلے میں جمعہ کو کانگریس کی مرکزی الیکشن کمیٹی (CEC) کی میٹنگ ہوئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی (AICC)※ ہیڈکوارٹر میں منعقدہ میٹنگ میں پارٹی نے انتخابات میں کسی کے ساتھ اتحاد نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایس ڈی پی آئی کے ساتھ اتحاد کے سوال پر کرناٹک کانگریس کے صدر ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ ہم نے کسی کے ساتھ گٹھ جوڑ نہیں کیا ہے۔ ہم اکیلے آئے ہیں، اکیلے لڑیں گے اور جیتیں گے ۔سی ای سی میٹنگ میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور راہل گاندھی بھی موجود تھے۔ کانگریس لیڈروں نے دعویٰ کیا ہے کہ پارٹی کرناٹک میں 224 میں سے 150 سیٹوں پر کامیابی حاصل کرے گی۔ کانگریس لیڈروں نے دعویٰ کیا ہے کہ کرناٹک میں پارٹی 224 میں سے 150 کے قریب سیٹیں جیت لے گی۔

حمید نگر بیراج سے نکلنے والی نہر گزشتہ 54 سال سے زیر التوا ہے، 54 سال گزرنے کے باوجود کسانوں کے کھیتوں تک پانی نہیں پہنچا، آج مورخہ 20-03-2023 تیسرے روز بھی حکومت کے ناقص نظام کے خلاف پیدل مارچ جہان آباد سے پٹنہ راج بھون تک جاری رہا۔ پیدل مارچ میں شرکت کرنے والوں میں کانگریس لیڈر رام ونے سنگھ یادو، شیام سندر یادو، منوج سنگھ یادو، رویندر کمار عرف بجرنگی جی کے علاوہ حلقہ کے کسان موجود تھے۔

آج انڈین کسان یونین کے پردھان قومی صدر راجیش پردھان جی اور تمام عہدیداروں نے ضلع افسر بجنور کے ذریعے اتر پردیش حکومت کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں لنک روڈ کی مرمت، گاؤں کی خستہ حال بجلی کی تاروں کی تبدیلی، آوارہ جانوروں کا بندوبست، گاؤں کے ہر گھر میں 300 یونٹ بجلی مفت، 500 روپے کی پنشن واپس لی جائے، پانی چھوڑا جائے۔ وقت پر نہریں وغیرہ پر فوری ایکشن لیا جائے۔

ورلڈ اورل ہیلتھ ڈے کے حوالے سے طلباء کو آگاہی دی گئی: ما کملا چندریکا جی

(کانگریس درپن) ودیا پیٹھ پیرامیڈیکل میں مباحثہ کا اہتمام کیا گیا۔ ماں کملا چندریکا جی ودیا پیٹھ پیرامیڈیکل ہلاس گنج میں پیر کو ورلڈ اورل ہیلتھ ڈے کے موقع پر ایک مباحثے کا اہتمام کیا گیا۔ بحث سے خطاب کرتے ہوئے ما کملا چندریکا جی گروپ آف کالجز کے سکریٹری اور رام لکھن سنگھ یادو کالج جہان آباد کے پرنسپل ڈاکٹر سنجے کمار نے کہا کہ صحت سے متعلق آگاہی بڑھانے اور بیماریوں سے بچاؤ کے بارے میں معلومات دینے کے مقصد سے عالمی ادارہ صحت اور محکمہ صحت کی جانب سے کیلنڈر کے مطابق پیرامیڈیکل طلباء کے درمیان تمام دنوں میں مختلف پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ ورلڈ اورل ہیلتھ ڈے منانے کا مقصد لوگوں میں اپنے دانتوں کو صحت مند رکھنے کے لیے آگاہی پھیلانا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس دن کو لوگوں کو آگاہی فراہم کرنے اور ان کی صحت کا بہتر خیال رکھتے ہوئے بیماریوں سے دور رہنے کے لیے منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر نامور ڈینٹسٹ ڈاکٹر اجے کمار نے بتایا کہ اگر منہ کی صحت ٹھیک نہ ہو تو کئی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں۔ دانتوں کی خرابی، کیڑے جیسے مسائل منہ میں موجود تیزاب کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے دانتوں کا انامیل کھوکھلا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ گہا بن جاتی ہے۔ اس کے علاوہ منہ میں موجود بیکٹیریا دانتوں کو خراب کرنے لگتے ہیں۔ اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو منہ کا کینسر بھی ہوسکتا ہے۔ لوگوں کو باقاعدگی سے برش کرنے سمیت دیگر ضروری چیزوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ پرنسپل ڈاکٹر خالد احمد پروفیسر ابھیلاشا مشرا، کشالی کشور، وشال کمار، گیتا کماری، صبا تسنیم، ڈاکٹر پمی کماری نے بھی بحث سے خطاب کیا۔ بڑی تعداد میں طلبہ بحث میں شامل تھے۔